

### خبر احمدیہ

خبر ۲۲ اگست۔ رویت دہلی کے محترم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ بھرا ہوگی کہ مسکن کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کے رپورٹ طلبہ کے کل معذور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

اجاب جماعت خاص و جاہد التزام سے آج کوئی کہنے رہیں کہ مولانا کریم اپنے فضل سے فضل کو منت کا درنا طلبہ مظاہرے۔ آج۔

تاریخ ۲۸ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا اکرم احمد صاحب ملکہ اللہ تعالیٰ علیہ ان رحیم اللہ علیہ کے لئے پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ جی۔ ای۔ اٹلہ تعالیٰ سزا معذرتی آپ سب کا حافظہ ناصر ہو۔ اور خیریت واپس لائے۔

آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 تَقْرِیْرُ اَجْمَاعِ اَحْتِیاطِیِّ  
 تَقْرِیْرُ اَجْمَاعِ اَحْتِیاطِیِّ  
 تَقْرِیْرُ اَجْمَاعِ اَحْتِیاطِیِّ

ط  
 اید میو  
 محمد حفیظ بقبا پورہ

شرح چند سالہ  
 پھر رو پیے  
 ششما  
 ۵۰-۳۰ رو پیے  
 ۵۰ رو پیے  
 فی پرچہ ۱۳ رو پیے

ہفت نادیاں

جلد ۱۱ | ۲۰ نومبر ۱۳۵۱ھ | ۲۲ ستمبر ۱۹۳۲ء | ۲۰ اگست ۱۹۶۲ء | ۲۵ اگست ۱۹۶۲ء

## مہنت نذر لال صاحب دارالوہاب اور گیبانی گورچن سنگھ صاحب کی قادیان میں آمد!

گور و گرنفقہ صاحب کی ایک جلد کی پیشکش!

دارالوہاب کی یاد دہانی کا ذکر کرتے ہوئے شیخ پورہ کے ایک احمدی صاحب شہر عالم صاحب کی بہت تعریف کی۔ گیبانی صاحب کے بعد گیبانی صاحب اللطیف صاحب نے جماعت کا طرف سے ہاتھوں کی آبدی خوشی کا اظہار کیا۔ اور احمدی جماعت کی مدد دارانہ تعلیمات اور اصولوں کو پیش کیا۔

آخری محکم مولوی عبدالرحمان صاحب ناضل امیر سرقانی نے اٹلہ نمونہ اور کردار میں کرنے پر زور دیا۔ اور یہ تعریف کیا وہ نئے اختتام پر موجودی مورخہ ۱۶ اگست کو جمع آئے۔

گرنفقہ صاحب کا ایک نسخہ جو محکم مولوی برکات احمد صاحب دارالوہاب کی نظر صاحب اور صاحب نے پاکستان سے منگوا یا ہوا تھا۔ مہنت صاحب کی خدمت میں محکم مولوی عبدالرحمان صاحب ناضل نے اختتام کے ساتھ پیش کیا۔ اور یہ نسخہ وہ مجلس کی شکل میں تمام شہر میں گھومتے ہوئے اپنے گاؤں لے گئے۔

(نامہ نگار)

## سکیشن کالج قادیان میں قومی کجینی پر ایک نئے مغز تقریر

قادیان مورخہ ۲۲ آج مقامی کالج ہال میں حسب پروگرام محکم مولوی سید اللہ صاحب مبلغ کجینی کا تقریر قومی کجینی کے موضوع پر کیا۔ کہ جتنی بھی کجینی کالج کے جو طلبہ دارالوہاب کے علاوہ جماعت کی طرف سے محکم مولوی عبدالرحمن صاحب ناضل نالرا نظر۔ محکم مولوی برکات صاحب راہبانی نظر اور عامہ محکم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ شیوگ اور دیگر بہت سے اجنبی شامی ہوئے۔

مجلس کا دارالوہابی رانی صدارت سراج پریچ سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ دانش رنسیل شرد ہوئی جس میں پہلے قومی کجینی پر ایک جمالی نظر ہوئی اور اس کے بعد ایک گھنٹہ تک محکم مولوی سید اللہ صاحب نے تقریر کی۔ تقریر میں آپ نے اختلاف لسانی اور مذہبی پر بیہ ماضی بحث کی۔ اور احمدی اختلاف کا سبب اور اس کو دور کرنے کے لئے تجویز پیش کیں۔ آپ نے خاص طور پر قرآن کریم کے آیات و لفظ با حقیقتی عمل اسے دوسرا ان من اسے لانا خلاصہ لانا پر کہ تقریر کی۔ اور اس تعلق میں حضرت سید محمود علیہ السلام کے اقوال میں بیانیہ نام میں پیش کردہ اسلوب کو درملہ لانا پر پیشہ ایسا نڈا اس کا حکم رتقی اور بعد تمام شدہ مذاہب کو سچا پر ندر و باطن کو پریم گورہ نامک اور سبکی کرشمہ اور شرفی عام جملہ راجی کی صداقت کو اجاگر کیا تقریر کے اختتام پر صاحب

دارالوہاب دارالوہاب کی یاد دہانی کا ذکر کرتے ہوئے شیخ پورہ کے ایک احمدی صاحب شہر عالم صاحب کی بہت تعریف کی۔ گیبانی صاحب کے بعد گیبانی صاحب اللطیف صاحب نے جماعت کا طرف سے ہاتھوں کی آبدی خوشی کا اظہار کیا۔ اور احمدی جماعت کی مدد دارانہ تعلیمات اور اصولوں کو پیش کیا۔

آخری محکم مولوی عبدالرحمان صاحب ناضل امیر سرقانی نے اٹلہ نمونہ اور کردار میں کرنے پر زور دیا۔ اور یہ تعریف کیا وہ نئے اختتام پر موجودی مورخہ ۱۶ اگست کو جمع آئے۔

گرنفقہ صاحب کا ایک نسخہ جو محکم مولوی برکات احمد صاحب دارالوہاب کی نظر صاحب اور صاحب نے پاکستان سے منگوا یا ہوا تھا۔ مہنت صاحب کی خدمت میں محکم مولوی عبدالرحمان صاحب ناضل نے اختتام کے ساتھ پیش کیا۔ اور یہ نسخہ وہ مجلس کی شکل میں تمام شہر میں گھومتے ہوئے اپنے گاؤں لے گئے۔

(نامہ نگار)

## قادیان میں جلسہ لاندہ

بتاریخ ۱۸/۱۹/۲۰ دیکر کو منعقد ہوگا

اجاب کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ نے قادیان میں منعقد جلسہ لاندہ کی تاریخیں ۱۸/۱۹/۲۰ دیکر مقرر فرمائی ہیں۔ اس طرح اجاب ریلوے کے گاؤں گریہ سے بھی ناندہ اٹھا کے ہیں۔ اور پامپورٹ ہونے پر قادیان کے بعد ریلوہ کے جلسہ میں بھی شمولیت کا مقصد ہاں سکتے ہیں۔ اجاب ابھی سے جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی سعی شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کو وسیع فرمائے۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان





صرف اس لئے اسے روکا ہے نہ آپ  
حضرت سید محمد طہر علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کی خدمت میں اس کی سفارش کر سکیں۔  
حضرت سید محمد طہر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
فرمایا اگر مردی صاحب یہ کہے جو کہ وہ  
بائیں نہ جانتے تو چہرہ بھی اسی کے ساتھ  
جو شریفین جے جائیں۔ اسیر حضرت طہر  
الشیخ اذلی رف حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے ہاں تشریف لائے۔ اور  
اپنے ساتھ بائیں سے فریاد کیا تھا مگر  
شکایت کرنے والے سے دو حجابات  
ساق اور دو حجابات باطنی عرض تلخ بائیں  
سننے کی طرف راہی پائے۔ اگر تلخ  
بائیں نہیں سننے کے کام کرنے کے کاوت  
نہیں پڑے گی۔ میں جب کتا ہوں کہ

### تلخ بائیں سنو

تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ بے عزت کی باؤ  
تلخ۔ جن سنو کی بے عزت کی سنیں۔  
قبضہ ختم آئے۔ دکن اپنے آپ ہوا و  
اور متعلق نہیں۔ تم یہ سمجھو کہ سننے سے ظلی کی  
سے جس کی دوسرے کچھ بے عزت ہے۔ میں  
آئندہ ایسا نہیں کروں گا میری طبیعت پر  
سب سے بڑا اثر اپنی سچ اولاد سے سنت  
میں تھمت ہوں کہ مجھ کو سے بہت ناخوش  
پہنچا ہے۔ مثلاً

### اسلامی شار

میں۔ آج کل اسلامی شار اختیار کرنے  
کے لئے حد سے کام لینا پڑے یہ  
زادہ ایسا ہے جس میں اسلام کی کوئی بھی  
چیز باقی نہیں رہی۔ اسم مستقر حد  
الاسلام الاسلامیہ۔ اسلام صرف  
نام کا وہ کلیہ ہے۔ تم اگر کوئی کو میت کہتے  
دیکھو تو کہتے دیکھو وہ انگریز یا  
عورت ہے لیکن اپنے سیر دیکھو لاہور  
بکریہ زبانی چاہے بولے۔ دارلحدیث متلاذی  
حدیثی بڑی۔ قبر سے انگریز نہیں مرنے  
تو مرنے۔ انگریز سے ہونے جو کچھ کسی  
کے سر پر بڑا ہوا سن ہو کی ترقی سے سولہ پنا  
جو کا عمر سن سن سن سن سن سن سن سن سن سن  
مزدور میں سولہ دارلحدیث کا مقابلہ کرنا  
قبضہ متکو معلوم ہوتا ہے۔ لیکن

### یہ ہی مقبلے ہیں

چراغوں کے لئے گا کہ ہوتے ہو۔  
اور اس میں بہت پیدا کرتے ہیں حضرت  
سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے  
لطیفت زیادہ کرتے تھے۔ لایق دھڑکتے  
کا یہ طریقہ بڑا تھا کہ آپ ایک جھڑکا  
ختم کر لیتے۔ یہیں تک میں بھی لڑی  
منکر تھا جس طرح جھک کے زحاف  
کو چھو گیا کہ جس معلوم ہو کہ جسے کچھ بھی  
معلوم ہوئی تھی۔ تم کھٹے کھٹے نہیں  
کے ہیں۔ ایک دفعہ نابا عجز کا ہوا تھا

### میں کپڑے ہیں کپڑا ہر نکلا

میں جو کہہ کر تھا اس کا ایک روزہ برآمد  
میں کھنک تھا۔ اور ایک ماہ میں کپڑے بدل کر  
برآمدہ میں بھی بظاہر حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کی گورے تھے۔ اور اس روزہ  
میں پہنچے۔ جسے بھی اسی روزہ سے  
گورنا تھا۔ اور آپ بھی اسی روزہ سے  
گورے۔ میں نے ڈیڑھی سو فی سہائی تھی۔ اور  
صرف اس دن ہی نہیں بلکہ مجھ سے پہنچا جلا  
آتا تھا۔ لیکن آپ مجھے کہہ کر کہا صید کے  
دن میں ڈیڑھی، یہ بظاہر گورہ تھا لیکن مجھ  
پر اس کا یہ اثر ہوا کہ اسی وقت میں  
گھبرا کر کسی سے کپڑا مانگ کر بگڑی یا بنوں۔  
اور اس دن کے بعد کبھی میرے ٹوپی نہیں  
پہنی۔

### ایک دفعہ آپ فرمانے لگے

ہمارے خاندان کا یہ طریق ہے  
کہ جب چہ کوئی بائیں کتابتے تو کوٹ  
میں کر کتابتے اور سو فی ہاتھ میں رکھتا  
سے اس لئے تم بھی جیسا بائیں ہاتھ تو کوٹ  
میں کر لکھو۔ اور سو فی ہاتھ میں کر لکھو۔  
اور جب کہ دل سے کس اور کر تو کتابتے  
باندھو۔ میں نے یہ بات آپ سے سنی۔ اور  
اسی دن سے یہ عمل کرنا شروع کر دیا۔  
ایک دن شامیتہ اعمال میں پھنس گیا  
حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مجھ سے وجہاً  
میاں تم گھر سے نکلتے ہو تو کوٹ میں کراؤ  
ہاتھ میں سو فی بیکر لکھنے مونس کی یاد رہ  
ہے۔ جو نے بیکار حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ  
والسلام سے فرمایا تھا کہ ہمارے خاندان  
کا یہ طریقہ تھا کہ کتب بھی اس کے افراد گھر  
سے باہر نکلتے تھے تو کوٹ میں کر لکھتے تھے  
اور

### ہاتھ میں سو فی بیکر لکھتے تھے

اور اگر گھروٹے کی سوار کا مدمتو تو  
پڑا کا ہاتھ تھے۔ اس لئے میں بھی ایسا  
کرتا ہوں۔ یہ تو بھی بات ہے۔ گھروٹے  
کی سوار سے مونس پیمٹ پڑا ہو جاتا  
ہے۔ اور اگر بیکار ہوا ہے تو بیٹ  
لکھنا نہیں حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے بعد تھمت ہوا ہمارے نام دل  
شعلی پر لکھانے کے لئے آیا ان دنوں

### سورہی حکام

جب تادیب آتے تو فرما نظام الدین صاحب  
کے ہاں لکھ کر آتے۔ اس سے مجھے دل  
خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاں میں  
رہا تھا اس لئے ادب کا وہرے داغ  
دوسری طرف میں سے چہا بھی میں دا گیا پھر  
میرا وہ خوند مجھ کا حضرت طہر علیہ الصلوٰۃ  
والسلام نے فرمایا۔ اس روگ مجھ پہلے  
جلو۔ حضرت خلیفۃ ادلی را کے ادب کے

وہ سے میں نے خیال کیا کہ جلدی آجائیں  
۳۔ مری جو قہ اندر تھی۔ میں جو تھی جو کراہ  
کے روزانہ سے آڑ آیا میری سبب اس حال  
تھی کہ جب میں اندر گیا تو آپ نے ان دنوں  
سے جوائت کی مجلس میں موجود تھے۔ زریا۔  
دیکھو۔ یہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے ہاں کہنے کے کوٹ ہیں کہ اور  
ہاتھ میں سو فی کے ہاتھ سے آئے۔ اس  
بات کی تصدیق کرنے کے لئے تمام لوگ  
ورد اندول پر کھڑے ہوئے اور ہر کسی  
طرف سے آئے۔ ایسے دن آواز آئی ہے  
کھی کو خرمندہ کیا گیا جو جب میں اس میں آیا  
تو

### حضرت خلیفۃ المسیح اول نے فرمایا

میاں تم نے مجھے بہت شرمندہ کیا جس  
نے سب لوگوں سے یہ کہا تھا کہ دیکھو یہ  
حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات پر  
عمل کرنے کا سادہ روٹ ہیں کہ باہر کھلے  
گا۔ اسے میں کیا دیکھتا ہوں کہ تو میری آ  
گئے۔ میں نے کہا۔ میں نے آپ کے ادب  
کی وجہ سے یہ چاہتا تھا کہ جلدی جاؤں۔  
اس لئے بغیر کوٹ لینے اور سو فی ہاتھ میں  
لے کر باہر نکلا تھا۔ یہ واقعہ شرمگیزی اور  
نے میں اس وقت بیٹھ گیا یا پہن شروع کر  
دی تھی۔ لیکن حضرت سید محمد علیہ  
السلام کی اولاد میں سے بعض نے  
ٹوپیاں پہنی شروع کر دی ہیں۔ جس نے

### مکشاٹیاں لگانا شروع کر دی ہیں

اور بعض دارلحدیث مندواتے ہیں ماؤ  
آپس میں جس ہی نہیں کہ وہ کیا کر رہے  
ہیں۔ اس وقت ان کے باپ دادا کی  
عزت کا سوال تھا۔ انہیں ماسے تھا کہ  
وہ خاندانی روایات کو قائم رکھتے۔  
اور اپنے باپ دادا کے ایسے نرن  
کو قائم رکھتے۔ لیکن انہوں نے اس  
طرف کوئی توجہ نہیں کی۔

حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
زادہ میں ایک دفعہ مجھے کہیں سے لیکر  
رہم لی۔ اور میں نے ایک کوٹ ادا کیا  
پتلون سلوا کا شمار ایک ٹاٹھی  
خرید لی اس لباس میں میں نے ایک  
لفظ بھی کھنکائی۔ یہ کوٹ اور پتلون  
۲۔ ہم دن میں بھی تھمت کہ انہیں حول دیا۔  
یہ وہ وقت ہے جب گورہ اور سہو میں  
کرم میں مجلس والا سفر ہو چلا ہاتھا۔  
۳۔ اور اتنا سچ پڑنے کی وجہ سے  
حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میں  
رہنا شروع کر دیا۔ عمارتی قیم کے لئے  
مہال ایک مکان نے لیا گیا تھا جس کے  
مہال میں وہیں آجائے تھے اس کا نام  
میں بہت کم تھا کہ تھے ان دنوں ہمارے  
ایک احمدی دوست لکھوا اب صاحب  
تھے جو غالباً وہاں رہتے تھے اور

مرازا ہوا کے رستے والے تھے وہ ان دنوں  
سنے احمدی ہوئے تھے۔ اور دنیا نلا سے  
کرائے تھے۔ اس مقدمہ پر وہ جو ہر ہر  
آئے تھے شامت اعمال کی وجہ سے  
ٹائی لگائی ہوئی تھی اور غالباً سواٹ بھی پہنا  
بڑا تھا حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ  
والسلام مجلس میں بیٹے بائیں کر رہے تھے

### صوبیدار سید محمد ایوب صاحب

نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور ایک طرف  
لے جا کر کہا میں تم ہاں آئے ہیں تو میری  
سینے کے لئے آئے ہیں اور جو کچھ بیان  
دیکھتے ہیں تم سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام کا اصل  
روزہ ہے۔ ہمارے مولیٰ بنایا کرتے  
تھے کہ انگریزوں کی نقل کرنا کفر ہے۔ مگر  
معلوم ہوتا ہے کہ یہ کفر نہیں آپ نے ٹائی  
پائیں ہوئی ہے تو میں تمہیں انہوں کی شروع کر  
دنوں کا اس لئے میرے کہ یہ ٹائی باہمی آباد  
کر مجھے دے دو جیسا کہ میں نے اپنی ٹائی  
انہیں دے دی اور انہوں نے وہیں بیکار  
کر پرے پھینک دی۔

### دوبلی اور آخری ٹائی تھی

جو میں نے پہنی اس طرح ایک دن انہوں نے  
بڑی سختی سے کام لیا ساری والدہ دلی کہ اپنے  
مال میں بڑی اور لڑکی کی تہذیب میں بہت  
فرق ہے۔ بولی میں خود باہمی ہو گیا کہ اگر  
کوئی بات کے کا تو آپ کے کا کسی طرح  
ٹھک اسے لکھ کر کوٹ آپ کے کا چھٹا ٹھک  
ڈر کر کے کا ذرا آپ اور ڈر کر دی سے  
آئے۔ لیکن وہی کی تہذیب یہ کھی کر تہذیب  
رشتہ داروں کو تم کہتے تھے اور میراں  
ہوئی بھی ایک دوسرے کو تم کہتے تھے  
عماری والدہ بھی جو خود دلی کی رہنے والی  
قبضہ اس لئے نہیں کی ایک دوسرے کو  
تم کہنے کی عادت پڑ گئی ایک دن حضرت  
سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میں  
بیٹھے ہوئے تھے کہ میں نے کہا کہ میری  
یہ بات سن لو

### جب مجلس ختم ہوئی

تو صوبیدار سید محمد ایوب صاحب مجھے ایک  
طرف لے گئے۔ اور کچھ لے حضرت  
سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ  
کے قہ الدہ میں بکھرے سے میں ان کو  
نے آئندہ ان کے لئے تمہارے سرنے  
تم کا نطق سلا۔ تو تمہارے کچھ اور  
دنوں کا جیروا سبق تھا جو مجھے دیا گیا۔  
اور میں نے قرآن کی بجائے آپ نے کہا فریغ  
کو دیا یعنی وہ فریب میں نے ایک ہندو  
یوں معلوم ہوا۔ جیسے میں نے کسی کو گا  
دی ہے۔ لیکن آستہ آستہ اس کی عادت  
پڑ گئی۔ میں اب شہر احمد صاحب ذرا چھوٹے  
تھے۔ وہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کو دیکھتے تھے کہ یہ بائیں تلخ مجلس



ساتھ تہذیب میں کیے کا سیاب رکھنے ہو بلکہ دنیاوی فروع کرنے کے لئے وہ پیر کے ضرورت ہے۔ لیکن تمہارے پاس اور میر نہیں کو کافی کا ایک جتنے تہذیبی سبب مانا اور فریڈ سکتا ہے اور تمہیں نیز کے ساتھ کا سیاب ہونے جیتنے کے لئے مہنگا کا ضرورت ہے جیتنے کے لئے مال کا ضرورت ہے۔ جیتنے کے لئے

**عقل اور علم کی ضرورت ہے**

اور ان میں سے کوئی بھی چیز تمہارے پاس نہیں ہاں ایک اور چیز ہے جس سے تم محبت سکتے ہو اور وہ دیوانگی ہے۔ لیکن وہ بھی ایسا تم ہی پیدا نہیں ہوتی۔ عقل کی ہی سے تم نے غالب آنا ہے جو جتنے پیدا کر دیکھی جتنے تمہارے پاس نہیں ہے۔ صرف مال اور کمال آبادی پر مال لاکھ ہے اور تہذیبی تہذیب تو دنیا میں ہر لاکھ ہے۔ آخر تم فرنگس بات پر کرتے ہو۔ پھر مال کا طاق ہے

**صدر انجمن احمدیہ کی حیثیت**

ایک معمولی تاجر کی بھی نہیں لائی پور کے صرف ایک نام پر سات لاکھ روپیہ لانا نہیں سکتا ہے اور قریب لاکھ کو سات لاکھ روپیہ کتنی مشکل سے چننا دیتے ہو۔ علم کو تو تمہارے ایک مقابلہ میں اور میں میں ہزار عالم نہیں گئے۔ پھر کچھ چیز ہے جس کی بنا پر تم کا سیاب ہو جائے تم ان سے روپیہ جیتیں نہیں سکتے اور نہ ان سے زیادہ روپیہ لیا سکتے ہو۔ تم ان کا علم جیتیں نہیں سکتے اور نہ ہی انشاء علم سیکھ سکتے ہو۔ جتنے کے مقابلے ان کو باختہ نہیں کر سکتے صرف ایک ہی چیز ہے جس کی وجہ سے تم کا سیاب ہو سکتے ہو اور وہ جنون ہے۔ حضرت موصی علیہ السلام کو تم میں یہ جنون پایا جاتا تھا اور وہ حیثیت تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں میں بھی حضرت نفاق جس کی بنا پر وہ دنیا پر غالب گئے اب

**تمہیں بھی جنون ہی کا سیاب کر سکتا ہے**

لیکن تم نے اسے اپنے ہاتھوں کھو دیا ہے جنون کا یہ حال ہے کہ وہ کسی کی عبادت نہیں کرتا تمہارے دل ایک استغاثہ تھی اس کا مہر چکا یا کرتا تھا۔ وہ چار پانی پر بیٹھی ہوتی تھی کہ نہ تو وہ ایمان والوں سے کہا نہ کہ اپنے پیچھے دیکھنے کی تم آ رہے تھے میری روبرو نہ کہ وہ چیز کو نہیں آیا صرف میرا سر چکرایا ہے۔ یہ علامت ہے جنون کا۔ ایسا آدمی دوسرے کا یہ کہہ نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی بات سنا دیتا ہے اور سوچنے سے منع ہو کر لوگ اس کا کاتہنے پر مجبور ہوتا ہے جسے جانا بھی کوئی بات ہو کہ وہ اپنی سزا دے گا حضرت نصیب۔ ایچ اوی ڈسٹریکٹ ہاؤس کے لئے کہ ایک

مولوی کی ہونے پانچ ہونگی۔ وہ مشاہد پور کا رہنے والا تھا۔ اس نے اپنے پانچ بھائیوں سے تنگ آکر اپنا وطن چھوڑ دیا اور لاہور چلا گیا۔ پھر وہاں اس کا گھر بنا دیا اور وہ مولوی گھر آیا تو دیکھا کہ اس کی وہ پانچ بھائیوں اندر بیٹھی رہ رہاں بنا رہے۔

**دو بڑا احمدی جوان**

پانچ سات دن کے بعد اس کی باتوں سے تنگ آکر وہ اپنے اسے مطلق سعوی اور لاہور سے نکال کر کھنڈر چلا گیا وہاں تین چار سال تک رہا۔ ایک دن وہ گھر آ کر دیکھا کہ گھر اس کی پانچ بھائیوں اندر بیٹھی رہ رہاں بنا رہی ہے۔ مولوی نے کہا تم یہاں کیسے آئی ہو۔ تو نہیں مطلق دے آگیا وہ کہنے لگی جب تک ہم دونوں کی منظر وہی نہ مطلقا کیسے ہو سکتی ہے جس نے منظر وہی وہی نہیں مطلق کیسے ہو سکتی ہے۔ آؤ وہ تنگ آ کر سندھستان سے ہی اپنے چلا گیا۔ اسی طرح سب سوئیں دیکھتے تھے کہ تمہارا قتلے کی بات سننے ہی غالی تو وہ یا لگ ہو جاتا ہے اور خود دنیا اس کی بات سننے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ مہر فر

**یہی ایک طریق ہے**

ہے اعلان کر کے کہ کا سیاب ہو سکتے ہو جس تک تمہیں ہاتھوں والا فریق اختیار نہیں کرنے اپنے مقصد میں ہرگز کا سیاب نہیں ہو سکتے تم پر تو سمجھتے ہو کہ اگر تم نے جہاد دے یا لایا ہی تمہارا ہے کہ تم میں سے نصف کے قریب نامہ مند ہیں پھر بھی ایسے ہیں جس کا سیاب جہاد انہیں کوئی اور کوئی کے جس نے جہاد نہیں کرنے کسی جہاد دینے والے کچھ بھی نامہ مند نہیں ہو چکا کہ جہاد کیوں نہیں دیتے تمہارے کوئی شخص یا پھر جہاد سے تو خود چھوڑ کر ہو گئے اندھا بنے کے اگر کوئی پانچ ہزار روپیہ بھی نہیں دیتا تو تمہیں اس کی کچھ پروا نہیں۔ تم کہہ دیتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے اس کا خود دہنہ دیا ہے۔ لیکن اپنے روپے کے بارہ ہی تم خود دہو اور ہی مانتے ہو

**تو جو انوں میں ہمت ہوتی ہے**

اس نے ان کا زیادہ فرق ہے کہ وہ خود ہی جہاد میں اور دوسروں کو بھی جہاد دینے پر مجبور کر کے اس کا شہاد علیہ نامہ مند سے تو کم از کم تم یہ تو کہہ سکتے ہو آپ میرے باپ ہیں اور میں آپ کا عورت کہتا ہوں لیکن یہ کتنا ذلیل کام ہے جو آپ کرتے ہیں میں صرف خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت آپ کی عزت کرنا ہو اور نہ ہر کچھ کہہ کر کہتے ہیں۔ تمہارے اندر اگر دولت ہو اور نہ عقل سے کام تو تم پر کام کر کے ہو صرف طریقہ کی ضرورت ہے۔ وہ جنوں ہی تمہیں کا سیاب

کر کے کاشیوں کو جنوں سوا گاہ و درمل کو مجبور کر دیں گے کہ ان کی بات نہیں ان کی بات مانیں اور اس پر غور کریں رسول کو یہ سننے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

**مومن کو چاہیے**

کا گڑھ برائی دیکھنے لگا ہے اپنے ہاتھ سے روکے۔ اگر ہاتھ سے روکے گا کہ طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور اگر اتنی بھی جرأت نہیں کہ اس کی برائی تو زبان کے ذریعہ روکے تو کم از کم دل میں پڑا نشانے لکھیں تم میں سے کتنے ہیں جو برائی دیکھ کر اسے دل میں ہی مٹا سکتے ہیں۔ پھر یہ کیا ایمان ہے جس کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ انجان میں یہ کہ کا سوال اٹھا تو میں نے اپنے مبلغ کو کھلا بھیجا کہ اس ملک کے عادات ایسے ہیں کہ عورتیں پرہیز کر ہی نہیں سکتیں مگر تم ہر فرسٹل سے یہ کہو کہ یہ وہ اسلامی حکم ہے اور یہ وہ نہ کرنے کو دل میں برا سناؤ اور یہ ایمان رکھو کہ جہاد کہیں بھی پرہیز کا ہو تو ہی لیا تم پرہیز کے حکم کو بھلا لاؤ گی لیکن اگر

**ان کے اندر یہ احساس پیدا ہو گیا**

کہ پرہیز اچھا نہیں تو وہ اس حکم کی اعانت نہیں کریں گے اسی طرح دوسری شادی ہے تم ان کے اندر یہ احساس پیدا کر دو کہ دوسری شادی جائز ہے تاکہ وہ ان احکام کو تسلیم کر لیں اور ان کی باتوں کے اندر یہ احساس پیدا ہو کہ جو چیزیں غیر طہی اور ناقابل قبول ہیں یعنی جب تک تم اپنے کاموں میں جنون کا ساتھ نہیں دیتا کہہ کر کے تمہارے کام میں بکت نہیں پڑ سکتی کچھ کہنا تھا۔ لیکن جو بڑے سے کسی بھی جہاد سے اس لئے اپنی باؤں پر کھینچ کر لیں ہیں تمہارا پرہیز غلط اسی لئے بنا جو ان تمام جہادوں کو میری ان باتوں کا حق پانچ سو ماہے یا نہیں۔ اگر تم نے دیکھا کہ تم پر ان باتوں کا اثر نہیں تو میں اس اقدام کو ختم کر دوں گا کہ سیکڑوں آدمی تمہارے اس نونہر کو دھبے طرح جیت دینا اور تم ہونے سے روک گئے ہیں۔ لیکن جنوں جنوں ہی میں وہی آ رہا ہے جس کی وہی باقی ہیں وہی گائے ہیں وہی

**اسلامی احکام سے متخیر**

پایا جاتا ہے۔ ابھی جب میں روہ آیا ہوں تو یہ سبیل صاحب احمدیہ کے لئے ایک سبیل تھی لیکن دیکھو انسان کی جرات کتنا ہے کہ اسے تو اس کی اطلاق حالت کیا ہو جاتی ہے وہ دیکھتے ہیں جب میں پورنگ لگاؤں کے شہر چھوڑتے ہیں اگر لوگ

منظور چھوڑے گئے تو کوئی بات نہیں لیکن آگے کیا ہوتا ہے یہ تو وہی بات ہے جو

**حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ**

فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ ملاں مولوی صاحب نے نکاح پر نکاح پڑھا ہوا ہے میں نے کہا وہ مولوی صاحب میرے اچھے واقف ہیں مجھے تو تمہاری بات پر یقین نہیں آتا تو مولوی صاحب سے خود پوچھ لیں۔ دو چار دن کے بعد مولوی صاحب میرے پاس آئے۔ میں نے کہا وہ مولوی صاحب مجھے تو یقین سے کہ اپنے آپ نہیں کیا مگر جو لوگ کہتے ہیں اس سے آپ بتائیں کہ یہ نکاح کے متعلق کیا بات ہے وہ کہنے لگے آپ پہلے مجھ سے پوچھ لیتے

میرا دروازے پر چڑھی جا اور پیر سے ہتھ لگاتے رکھ دیتے ہیں کہ تمہارا پر نہیں صاحب کہتے ہیں میں نے دہلیں جو دروں کو لایا اور ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے وہ کہنے لگے ایسا تو دروازہ ہوتا ہے جس کی ہونے کی اگر وہ اپنی انا کو نجان ہوتے تو اس پر کورہ دے کہتے ہٹا ان میں ایک جیسا میرا بھی ہے ہو سکتا ہے کہ پر نہیں اسے سزا دیتا اور وہ میرے کان بھرتا میں اس سے ہوں۔ ہر سبیل تھا کہ میں غلطی کرتا اور اسے نکال دیتا لیکن جو کیا جاتا اگر وہ لوگ پوری طرح ایمان دار ہوتے تو کہتے ہو جئے ہو کچھ ہوتا ہے۔ لیکن

**ہم نے قانون پر عمل کرنا ہے**

لیکن ایڈوں نے ایسا نہیں کیا یہ تو چڑھی جیتنے روپے والی بات ہے پر نہیں صاحب کو خیال تک نہ آیا کہ وہ کیا کچھ رہا ہے اور جنوں میں کی جیسے ایسا ہی سے کہ ملاں نے لوگوں کے خلاف کوئی انشائی کارروائی نہ کی کہ اس نفع کا ہر حال کوئی صلاح کیا ہے گا۔ میں نے ختم کر لیا ہے کہ ایسے لوگوں کو سکول سے نکال دوں تمہارے اندر اگر ایمان ہوتا تو خدا اور رسول کے مقابلہ میں خواہ مسلمی دنیا لاراضی ہوتی تھیں اس کا یہ راہ نہیں کرنی چاہیے تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم اگر کچھ سے اپنے حق میں نیکو کرنا چاہتے ہو تو

**میں ہر حال انسان ہوں**

اور غلطی کر سکتا ہوں لیکن اگر تم دوسرے کا حق چھین لیتے ہو تو اس کے بدلے میں تم جہنم میں جاؤ گے بھلا یہ بھی کسی طریقے سے کہ جو کچھ میں روپیہ ہمارا ہی ذکر کیا ہوا ہے اس لئے اس کے ہر لوگوں کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ صاحب احمدیہ

میں نے اس کا کچھ نہیں سنا

کرم کے مفائق و معارف ہوا اس زمانہ  
یہاں تک میں پیش کے بعد دعا علیہ  
برخواستہ ہوا۔

الحمد لله على ذلك

# جماعت احمدیہ کوٹلی کالابن کا تبلیغی جلسہ

اندر شہید محمد حیدر اللہ صاحب مبلغ مسلمان احمدیت

تیری تقریر کرم مولیٰ نور الدین صاحب  
پر بیڈ بیڈ جماعت احمدیہ بڑھانوں  
نے کی آپ کی تقریر ہی حضرت مسیح  
موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت  
پر ہوئی۔ جو بھی تقریر کرم میاں لعل  
الدین صاحب پر بیڈ بیڈ جماعت  
احمدیہ کالابن نے فرمائی آپ نے  
امانت مسیح کو از روئے عقل و لافیل پیش  
کیا۔ پانچویں تقریر فاکار نے  
روند اقت اسلام کے مندرجہ پر کی  
فاکار نے اسلام کی صداقت کے لئے  
زندہ قورا۔ زندہ رسول۔ زندہ کتاب  
کو پیش کیا۔ فاکار نے حضرت مسیح موعود  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اسلام  
کی صداقت کے لئے بطور نشان پیش  
کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دین گمراہیاں جو تھے وائے موعود  
کے لئے قبل از وقت ارشاد و زوال  
تھیں۔ باوجود صحت پیش کیں اور قرآن

جماعت احمدیہ کالابن کا تبلیغی  
جلسہ سارے رات ۱۳ خاکسار کے مدد  
پس منعقد ہوا۔ آرگورڈ کی جماعتوں  
کے احباب کے علاوہ مبلغ غیر احمدی  
روست بھی تشریف لائے۔ سوادرات  
کے لئے یہ کا انتظام تھا۔ وہیں  
اس جلسہ میں شاد ہوئیں  
قوات قرآن کرم اور انور کے بلند  
پہلو تقریر کرم مولیٰ بشیر احمد صاحب  
پر دیتی تھے کہ آپ نے صد اہانت مسیح  
موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل  
کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت اندس  
اپنے دماغ سے ہی نہیں ہیں۔ اور کسی  
تقریر کرم مولیٰ غلام حسین صاحب  
سیکریٹری ان جماعت احمدیہ کالابن  
نے کی آپ کی تقریر کا بھی عثمان  
صداقت مسیح موعود علیہ السلام تھا  
آپ نے امدادیت سے ثابت کیا کہ  
حضرت اقدس کا دماغ صحت سہا ہے۔

## ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

حیدرآباد۔ ۱۴ اگست۔ صاحب موصول  
اس سال ہی میلاد النبی کے سلسلہ میں  
گناہ بند تعمیر ملت کے زیر اہتمام ایک  
تحریری مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ کالج اور زوال  
سکول کے طلباء کے لئے منعقد ہوا تھا۔  
اس مقابلہ میں سندھ رستان کے اطراف سے  
طلباء شرکت کرتے ہیں۔

یہ جہز بنائے مسرت سے نواہاے گل  
کہ اس وقت تحریری مقابلہ کالج کراچی (پ) میں  
ایک احمدی طالب علم مراد جعفر علی صاحب  
اول آئے ہیں۔ خود ام آرگٹ سٹڈی  
کو مستعد بلکہ سیرت النبی معلم ہی موعود  
کو پہلا انعام مبلغ یکھ روپے ملا۔  
مراد جعفر علی صاحب عثمانیہ میڈیکل  
کالج حیدرآباد کے ایم۔ بی۔ بی۔ امین طالب  
علم ہیں۔  
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علیہ کامیابی عطا فرمادے  
کے لئے اور سلسلہ کے لئے برکت ناموسیب  
بارے۔ آمین۔

فاکار محمد عمر اباری مبلغ مسلط  
مقیم احمدیہ ہولی ہال افضل گنج  
حیدرآباد دکن

## ولادت اور درتواست دعا

مردہ ۱۹ اگست تھا ہے فاکار  
کو سبب اولاً عطا فرمایا۔ اسباب جماعت  
غریب نومولود کی درازائی عمر اور خدام  
دین ہونے کے لئے دعا فرمائی۔  
نیز فاکار کی کالج میں ایک ماہ سے  
سستی میں آ کر رہے۔ مریخہ سلطان  
سالمہ کے کہ انات معلوم تھیں پڑا احباب  
کرام فاکار کی کالج صحت کے لئے بھی دعا  
فرمائی۔ فاکار  
قریب محمد سلیمان واقف زوال گنبری  
اور منگل ڈیم ضلع پرخیا پور

بڑا تلور ہر محمد ہوا ہے۔ جو اس وقت  
بے بس اور صاحب زراش ہے۔ علاج  
پا ہو ہے۔ اسباب کرام و بزرگان مسلط  
اور درویشان ظاہران از انوار کرم  
ورد منان و عافانوں کو سولہ کھیل سلسلہ  
مسیح غریب موصوف کالابن صحت عطا  
کرے۔ آمین۔

فاکار  
منیر الدین نالی احمدی سوسی جماعت  
پکال ڈوہیہ

## درخواستہ دعای

۱) گزشتہ ایک ماہ سے میرے والد محترم جناب مولیٰ سید نظام احمد صاحب مرض سرطان  
میں بیمار ہوئے ہیں۔ زمانہ نشوونما کچھ بھی تھی۔ اگرچہ اب حالت خطر سے ہے ہر  
بے نگر و مضطرب جری اور بیماری کے باعث کچھ روزہ گئے ہیں۔ نیز میری بیوی بھی  
غریبہ مسرفہ بیگم سلیمہ شہیدہ بیچا خاں سے بیمار رہ گئی ہے۔ نیز میرا چھوٹا بھائی عزیز  
شاہد احمد مولیٰ خود دو ماہ سے پھر ڈس پھینسی کا تکلیف ہے۔ نیز میری والدہ  
صاحبہ بیگم عمر دراز سے پھیپھڑوں کے بیماری سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے نیز انی خادمہ  
کے لئے بھی دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ میرے کور وانی اور جسمانی امراض سے کمال و  
عاجل شفا بخشنے۔ خادہ رفیقہ بیگم احمدی زوال مولیٰ فضل عمر صاحب مبلغ مسلط احمدی  
سورنگ پورہ کراچی۔

۲) کرم مولیٰ محمد لعل صاحب ناظر باگ پور کا حامل لعل ہیں۔ گو پہلے کی نسبت انات ہے  
لیکن کوروی بہت بڑھ چکا ہے اس لئے اس نکلوں خدام احمیت جماعتی کے  
لئے حضور صحت سے دعا فرمائی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے کمال  
و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ڈاکٹر بیلی)

۳) میرے بھائی کی ایک عہد الدین صاحب ناظر مستعمل لیاقت لورڈ ہالی سکول ذاتہ  
پہلے پھر حاصل کر کے منظر بھریں اول اور سندھ کینڈاری بڑوں میں پوری پوزیشن  
پر کامیاب ہوئے ہیں اور میری بیوی بھی زاول ہر ملک امتہ العجمیہ صاحبہ اعلیٰ ہیں  
اس کے امتحان میں ۵۵۲ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں اور انے کالج میں  
اول آئی ہیں۔ روم کے اکا دن فرمائی ہیں۔ درتواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان  
کا سیلاب کو مزید کامیابوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ ہمشیرہ موصوفہ اور عرار  
ہمشیرہ زینت سلطانہ کھمت کے لئے بھی اسباب دعا فرمائی۔

فاکار وہ اصغر علیہ ملک بنت ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ بی۔ کاتاربان  
(۴) کرم جناب سید محمد علی گنی صاحب امیر جماعت احمدیہ باگ پور ایک عہد دراز سے مرض  
وہ میں مبتلا ہیں۔ اور زوالی علاج ان وقت حیدرآباد آئے ہوئے ہیں۔ لہذا اسباب  
جماعت سے گزراش سے کہ سبب صاحب موصوف کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان  
انڈیا لے انہیں اس مرض سے نجات دے اور کمال صحت بخشنے۔ آمین۔

طالبہ دعا احقر نظام تارا شرقت نائب امیر جماعت احمدیہ  
سکندر آباد دکن  
(۵) فاکار کا دل عورتی ارب نادر کو پاک مرض  
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

میں طرب بریل کوی کامیاب ہو سکے ہو  
جب تک تم بیمار یا کوی کے ہونے سے  
تک تم بے ایمان کرتے رہو گے تب  
تک تم اپنی رانی کو نہ کر دو گے اس  
وقت تک تم خدا سے لگا رہا کر حاصل  
نہیں کر سکتے اور جب تک تم

## خدا تعالیٰ کی رضا

حاصل نہیں کرتے تسلیم کا مفید وجود نہیں  
ہو سکتے اور نہ ہی کو فائدہ نامہ کر سکتے ہو  
مگر یہ اور شکر کے طرح کج حاصل نہیں رکھتے  
میری ان باتوں کو سوچو اگر یہی اصل  
ہو تو خود کرنے کے بعد میرے پاس  
کوئی ایسی مثال پیش کر کہ ملاں بنگر پر  
نہاں جماعت بے دین کے ذریعہ صحت  
کئی۔ انہی کی جائزہ لی نہاں قوم کے  
نیش کو اس سے ڈر کر اختیار کیا۔ ملاں  
جی کہ قوم نے لوگوں کو گناہا پر اپنے زلف  
کو چھوڑ دیا۔ اگر تم نے کوئی ایسی مثال  
پیش کر دی تو میں مان لوں گا کہ تم نہیں بے  
دین اختیار کر کے بھی صحت سکتے ہیں  
تم بے شکر اور حضرت مولیٰ علیہ السلام  
کا قوم نے لوگوں سے ڈر کر ان کا نیش  
اختیار فرمایا اور وہ صحت کئی حضرت  
میں علیہ السلام کی قوم نے بے دینی  
اختیار کر لی پھر بھی وہ صحت کئی محمد زوال  
اندر سے اکثر علیہ وسلم کے متبعین نے  
اپنے ذاتی مفاد کے خاطر اپنے زلف کو  
ترک کر دیا۔ اور وہ بھی صحت کئے۔ اگر

## تم کوئی ایسی مثال پیش کر دو

تو میں تمہاری بات مان لوں گا اور اگر کوئی  
کوئی مثال نہیں پائی جاتی تو پھر ندام  
ان احمدیہ بھی تمہارا ہی ہے۔ یہی تمہارا  
سینا ہے جب تم پر رنگ اختیار کر  
جاؤ گے تو دنیا بے خاک تمہارا مسخر  
اڑائے آسمان پر فرشتے نہ ہی نہیں  
کریں گے اور جب آسمان پر فرشتے تمہاری  
تعمیر کرنے جا رہے ہوں گے تو تم کامیاب  
ہر باز گے کامیابی کا صرف یہی طریق ہے  
کہ دنیا بھرا اپنے نیش کو تمہارا اڑائے  
لیکن آسمان پر فرشتے تمہارے تو صرف  
کرنے لگ جائیں۔ والفضل ۲۰ اگست ۱۹۲۰

## تشریح ہمشتی مقبرہ

کے لئے محترم مولیٰ محمد سلیم صاحب ماضی  
وکیل پانچو گھنے مبلغ ۲۰ روپیہ کی رقم  
ارسال فرمائی ہوتی صحت کی درخواست کی  
بے ضرورت ایک عہد سے بیمار چلنے رہتے  
ہیں۔ اور پھر کچھ عرصے کا مرنے کا حکم دیا گیا  
علاوہ ان میں سلیم نلا کو کہیں گے میں موصوف  
جیت خود در عرضا ہی کہے۔ اس کے موصوف  
اور یہ زیادہ دعاؤں کے کہ ہی انہیں اپنی نال  
علاؤں میں یاد فرمائے ہیں۔ ویکوڑہ ہمشتی مقبرہ

# پردہ - فطرت کے آئینے میں

(بقیہ صفحہ ۲)

کے زہرات نے زمین میں کون دیکھا رکھے تھے؟ اس نے مجھے جاہل گردان کر کہا "ابھی آپ کیا جانتے ہیں۔ سونے کو تو لوگ سات پردوں میں رکھتے ہیں۔" میں نے کہا "اور چور بھی تاک میں رہتے ہیں۔"

اس نے مجھے جاہل گردانا تھا۔ اس نے میری غیرت کو آزار دینا لگا اور میں نے اپنی معلومات کا رعب گا تھنے ہوئے کہا "بھئی! آپ کیا جانتے ہیں جو کچھ میں جانتا ہوں میں نے تو قدرت کا یہ راز بھی جاننا ہے کہ میری بی بی چہرہ پردوں میں مستور ہوتی ہے۔ آپ لوگ سونے کی بات کر رہے تھے میں نے لایا۔ میں رُوب گولڈ مائنز (Rush Mines) لکھتے اور دیکھتی ہوں جو ساڈھڑوں کے ایک وسیع سلسلے کے نیچے زمین کی گہرائیوں میں ہیں۔ اور ان گہرائیوں میں زمین کی نرم و گرم چھاتی سے چٹا پتھر سونا بنیت اور ایک ذرات کی شکل میں باقی رہتا ہے۔ کاذون میں سے سنی اور کرمیونی کی تھوڑی زمین کے ذریعے سے ابر لائی جاتی ہے۔ اور بڑی بڑی ریاضتیں زمین میں اسے صاف کر کے ہوتا دیکھ کر آتا ہے۔" ان میں سے ایک نے تعجب سے پوچھا "تو کیا دن سے ہر شخص سنی اور کرمیونی کو لاسکتا ہے؟" میں نے کہا "نہیں۔ وہاں سطح سمیٹا ہی دن رات گشت کرتے رہتے ہیں" اس نے کہا "ہاں بھئی! یہی چیز ہوتی ہے۔" وہ یہی چیز ہوسکتی ہے۔

ہات کو میں واپس گھر پوچھا تو میرا ایک بے لگفت دوست میرا سامان اور سفر لگا تھا۔ علیحدگی کے بعد میں کہا تھا "تو میرا کرنا ہے۔" یہ تو کھوت سردی کا موسم تھا اس لیے میں نے اپنے دوست کے لیے بستہ لگا دیا۔ وہ رضائی میں گھس گیا اور رضائی کو ٹوٹان کو آزار دینا لگتی تھی۔ "رضائی تو ریشمی سلیم ہوتی ہے لیکن یہ تم نے مثل ایسے کر کے اسے کھات کر اس کی خوبصورتی کو مٹھیل اور مٹھول کر دیا ہے۔" میں نے کہا "یہی غلط تو اس رضائی کی خوبصورتی اور آرائی کا خاتمہ ہے۔ جب بیلا ہوا دھولا۔ اور رضائی تو سنی کی ریشمی اور سنی کی تھی" وہ تھا تو شرمناک اور کج بخت سا آدمی، لیکن گتہ دس بھی تھا۔ میری اس دلیل کا اوزار ناقص ہو گیا اور کہنے لگا "یہی دیکھو گھر کا راجہ اپنی ساری رضائیوں پر غلاف بڑھا دیا تھا۔" کھانکا کر وہ اخبار پڑھنے لگا۔

اس نے ایک طنز پر تعجب لگایا اور کہنے لگا "دیکھو نا رضائی! یہی روایات ہی بات ہے" میں نے پوچھا کیا ہوا، اس نے اخبار کے ایک چھوٹے سے اشتہار پر انگلی رکھ کر اخبار میری طرف بڑھا دیا۔ وہ ایک اشتہار "کرائے کے لئے خالی مکان" کا اشتہار تھا۔ میں نے کہا مجھے تو اس میں کوئی بات قابلِ توجہ نظر نہیں آتی۔ وہ کہنے لگا "چھو تو ذرا۔" اشتہار میں بھی مولیت مسجد کی گئی ہے۔ کھانے بڑا پردہ مکان ہے۔ بجلی یہ بھی برکانوں کی انشام میں سے کوئی قسم ہے؟" میں جانتا تھا کہ وہ برسے کا شدید مخالف ہے اور کسی بار مجھ سے اس سلسلہ پر بحث کر چکا تھا۔ لیکن آج میں کسی نئے ہتھیاروں سے لیس تھا اور میں انہیں اپنے ذہن میں ترتیب دیتے لگا۔

مجھے خاموش پرکھنے میں لگا تھا۔ ساتھ ساتھ لگایا اور پھر پوچھ کر "بتاؤ بھی دوست! یہ پردہ کیا بلا ہوتی ہے؟" میں نے کہا "یہ اداہم ہوتا ہے! یہ ترلوڑ ہوتا ہے! یہ خرلوڑ ہوتا ہے! یہ گرو پویش ہوتا ہے! یہ دین کا گھوگٹ ہوتا ہے! یہ سونے کی کان ہوتی ہے! اور یہ ریشمی رضائی کا غلاف ہوتا ہے جس کے ابھی ابھی تم تاقی ہو چکے ہو!" میرے بیٹھے تھے تو اس کے دائرہ انہم سے باہر تھے لیکن اس کی اور ریشمی رضائی والی جگہ اسے مرعوب کر گیا لیکن جانا "یہی کٹ بھی گورہے کار لا کر اس نے کہا "میں مطلب؟" میں نے کہا "مطلب تو بالکل واضح ہے لیکن تم سمجھ کر بھی انجان بن رہے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم پردے کے نام تک سے بدگتے ہو اور اس لیے طنز کا تیر تم نے میری طرف پھینکا تھا۔ لیکن میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم فطرت کے مظاہر کو کی کر دے؟" کتاب فطرت کا ہر دوں گہر مٹھا ہر سطر اور لفظ تمہارے ضمیر سے اجنبی کرنا ہے اور میں دشنام بیستہ دتا ہے کہ میں پھر تو تم محفوظ رکھنا چاہتا ہوں اس پر کوئی خول کوئی حفاظ اور کوئی غلاف بڑھاؤ۔" اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ جو چیز قیمتی زیادہ قیمتی ہو اس کی اتنی ہی زیادہ حفاظت اور پردہ داری کر دو۔ جھلکا اور مضمحل مہر دم چیزیں ہیں۔ اور کسی چیز کو تم دہرا نہیں بنا سکتے جب تک تم اس کے لئے چھلکا کا خاتمہ نہیں کرتے۔" اب بیلا دوست میری باتوں میں دلچسپی

لے رہا تھا اور میرے ہتھار کا دل لگتے۔ میں نے کہا "تم ذہن سے تسلیم کرنا یاد رکھنا لیکن تمہاری فطرت انفرادی ہے کہ ایسا ہونا چاہیے اور اس کے ساتھ ہی تم غیر شعوری طور پر میری غیر ارادی طور پر بھی اسے عمل سے ایسی کا مٹا ہر دن رات کرتے ہو"

اس نے پوچھا وہ کیسے؟ میں نے کہا "وہ اس طرح کہ مثلا آغا زیادہ گرمی میں بد مزاج ہو جاتا ہے۔ تم اسے روکنا نہ دے کہ اسے استعمال کرنے پر تم اس پر سنے گوند کی تر چھا دیتے ہو یا اسے پونے کے پانی میں دھک دیتے ہو۔" اٹھ

یہ ایسے کم سے دہرا بنا جاتا ہے جو "پھر تم اس میں امر نہیں رکھتے جو کہ سب کو باری اور زندگ سے بچانے کیلئے اس پر دوش یا ننگل یا شکر یا جونا فروزی یا اس پر سونے کیلئے یا گریس کی تہ ہونا ضروری ہے۔ یہ ایسے کم اسے محفوظ رکھنا چاہئے۔" پھر تم جانتے ہو کہ کونسی کتاب میں جسد ہوں۔ اور نہ صرف جسد ہوں بلکہ اعدائوں میں جسد ہوں کہ اگر وہ شمار سے محفوظ رہیں۔ بچوں کی کتابوں میں تو تم اور بھی احتیاط سے کام لیتے ہو اور جسد کر دینے کے بعد ان زیادہ جبروت کے کاغذ بڑھا دیتے ہو۔ اور یہی تمہارا عملی مظاہر ہے اس بات کا کہ تم خول کے قائل ہو۔"

اب میرا دوست ثابت کے رنگ میں سر ہرا رہا تھا۔ میں نے کہا "پھر تم فطرت کا یہ مظاہرہ دیکھو کہ اس میں رنگ دو اور عالم هست اور میں جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ قدرت کی طرف سے بڑی احتیاط کے ساتھ مخلوق کی ہوتی ہے۔ سنگسنگہ مانا کیلا، ترلوڑ، خرلوڑ، گھول، جو سنے چاند، کئی دھڑو ہر شے ایک جھلکا رکھتی ہے جو اس کے مٹھا ہونے کے حفاظت کرتا ہے۔ اس میں ہی سب سے گہر پردہ یا اور قیمتی شے کو ڈھک کر رکھنا ہوتا ہے۔ انہیں اسے گتہ کر دینا ہی کیلئے اس کا شہز چاہئے۔ اور دوسرے مضرات الارض اسے تم کر دینے کے۔ یا نقصان پہنچا نہیں گے۔"

پھر تمہارا ضمیر اس امر کا بھی قائل ہے کہ سنی کوئی چیز زیادہ قیمتی ہو اتنی ہی زیادہ نگہداشت کی محتاج ہوتی ہے۔ تمہارے پاس سب کچھ ہے تو اسے معمولی سا نالا دلا دیتے ہو۔ تمہارے پاس سونے کا سہاگہ تو اسے گہرچ میں بند کر کے محفوظ رکھنا چاہئے۔ اور وہ اور زہرات کو محفوظ کرنے کے لئے اتنی نگہ داری رکھتے ہو۔ بلکہ وسیع پردے دار رکھتے ہو اور مٹھانوں پر وسیع پردے سے بھی مٹھان میں ہونے کے باوجود کھانکا گھنٹن حفاظت میں تمہارے ضمیر کی نگہ داری ہے۔

ٹھکرا دیتے ہو! اب دیکھو! میں نے ابھی تمہاری بی بی سے کھانا لاکر تمہارے سامنے رکھا تھا۔ اب ایک کیڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ اگر اسے ڈھک کر نکالا جاتا تو تم نے خزاہ زبان سے کہہ دیتے لیکن دل ہی دل میں مجھے بے بسی سے تڑپا اور ڈھک جانے کی کچھ خطاب دیتے لیکن میں تمہاری خطاب دونوں کو تم ہی سب سے قیمتی شے کے تعلق میں ان نظریات کے قائل نہیں ہو۔ یعنی اپنی غیرت، عصمت اور ناموس کی حفاظت میں کس کی چاہئے! میرے اس فقرے سے میرے دوست کو ہنسی سا لگا اور اس نے کہا "یہی"

میں نے کہا یعنی یہ کہ وہ دیکھو سامنے ریڈیو میٹ رکھا ہے۔ اس کا صرف کس سا نظر آ رہا ہے سب سے گھنٹا کہتے ہیں اور اصل ریڈیو ریسیور اس کے اندر ہے۔ اگر یہ گھنٹا یہی ہوتی ہے تب ہی ریڈیو ریسیور اپنی ذات میں مکمل تھا اور کول ہے۔ اگر میں تمہارے سامنے گھنٹا کو لگا کر دونوں اور سوچاں کر کے چھوڑوں تو تم دیکھو گے کہ اس کے سینے میں اس کے ہونے میں اس کی آواز میں اور یہ سیشن کچھ کہنے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اب تم بتاؤ کہ یہ کیلئے بے معنی چیز ہے؟"

اس نے کہا "نہیں۔ اس سے سوٹ محفوظ رہتا ہے۔" میں نے کہا "یہی تو میں تم سے کہ رہا تھا۔ ایسی کا نام پردہ ہے۔ اس سے تم اس قدر دیکھتے ہو اور یہی فطرت کی آواز ہے جسے ایک کے سوا اتنی تمام امور میں تسلیم کرنے اور اس پر عمل کرنا ہے؟" اس نے کہا "شاید تم ان مشافہوں سے مجھے اسلامی پردے کی طرف لا رہے ہو۔" میں نے کہا "اسلامی پردے کی طرف یا فطرت کی طرف۔ ات ایک ہی ہے۔ اسلام کیا ہے؟ ام تو فطرت فطرت کی لغات سے جس میں حوزہ فطرت کے حامل تمام الفاظ کے معانی درج ہیں۔ اور اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں ہے جو فطرت سمجھ سے متصادم ہو اور فطرت سمجھ کی پکار ہی ایک ایسی چیز ہے جو رضائی مٹیر کی پردہ پر دستک دیتی ہے۔ اور یہ ای

میتھ کی حدلانے یا گتہ ہے کہ پردے کے غیر تا کہیں میں گیشٹرانے جلدے اور گھنٹ لگانے کی رسم ہو رہے اور وہ زبان سے انفرادی کر رہے کہ اسے غیر شعوری عمل سے اس کی نقدی کر رہے۔" اس نے کہا "اب مجھ کو ڈر ہے" نیندا رہی ہے" میں نے کہا "نینداری سے باہر شاد تو مٹھنے میں سوٹ کے میری ان باتوں کا وہ عمل اپنے ضمیر کا زبان سے سننا چاہئے جو۔ اچھا سوٹ جا رہے لیکن ان الفاظ کو بار بار یاد کرتے رہنا قیمتی چیز، خول، حفاظت جھلکا، لغات۔ اور۔۔۔ فطرت کی پکار!"







# ایک ضروری اعلان

کچھ عرصہ سے یہ امر نظارت ہذا کے نوٹس میں آ رہا ہے کہ بعض افسر اد جماعت جن میں مرکز میں رہنے والے بعض افسر اد بھی شامل ہیں جماعت کے بعض مخیر اصحاب کو ذاتی غلطیوں کی سبب سے سفارش ڈلو کر مالی امداد کی درخواستیں کرتے ہیں۔

اس بارہ میں نظارت ہذا صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مشورہ سے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھی ہے کہ تمام ایسے مخیر اصحاب جن کی خدمت میں بعض افسر اد جماعت مالی امداد کی درخواستیں کرتے ہیں۔ انہیں ذاتی طور پر چونکہ ایسے افراد کے حالات کا صحیح علم نہیں ہوتا۔ اس لئے جب وہ ان کی امداد کرتے ہیں۔ تو بسا اوقات وہ کسی غیر مستحق کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔ ویسے بھی بعض افراد کا مخیر اصحاب کو ذاتی حالات لکھ کر امدادی رقم حاصل کرنا مستحسن فعل نہیں ہے۔ اور جماعت کے مالی نظام پر اثر انداز ہونے والا امر ہے۔

اس لئے جمہد اصحاب کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ جب بھی ان کے پاس ایسی درخواستیں آئیں تو امداد کرنے سے قبل اگر وہ مرکز کے ذمہ دار اصحاب اور صیغہ جماعت سے اس بارہ میں رپورٹ لینے کے بعد کوئی قدم اٹھائیں تو یہ امر مرکز کے منشاء کے مطابق ہوگا اور ان کی امدادی رقم صحیح مصرت میں خرچ ہوں گی۔ اور صرف مستحق افراد ہی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

امید ہے کہ جماعت کے جملہ اصحاب اس بارہ میں مرکز سے پورا پورا تعاون فرمادیں گے۔

ناظر بیت المسال قادیان

۴۴۔ امور کے متعلق ہر سال رپورٹ کا ذکر آری بھرانے کا احترام کریں ممنون ہوگا۔  
فناک اور  
ناظر امور صحابہ قادیان

# وصایا

ذہن کی وصایا منظور سے قبل اسلئے طالب کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ ذمہ داری سے متنبہ ہو کر ان کی ضروری تفسیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (رسید کی ایسی متنبہ قاریان)

نمبر ۲۹۔ ۱۳۳۷ھ میں عمر بن احمد ولد غلام حسین صاحب قوم شیخ پیشہ نثری لکھنؤ تعمیر ۲۶ سال تارخ بیت پیدائشی احمدی مسکن یادگیر ڈاکٹرانہ پلاڈیم نعلی کلا کہ مدوہہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش دوحاس بلا جبرہ را کرہ آج تارخ ۲۱ مارچ ۱۹۱۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد تقریباً ایک سو پچاس روپیہ ہے۔ اس تازہ بیت اپنی ماہوار آمد کا ۱۰ حصہ داخل عزرا صدر انجمن احمدی قادیان کرنا ہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کرے تو اس کی اطلاق مجلس تارخ کو دینا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت عادی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱۰ حصہ کی مالک ہمدرا انجمن احمدی قادیان ہوگی۔  
نقطہ الترقم ۲۱ مارچ ۱۹۱۶ء  
گواہ شد  
بشر الدین احمد قادیان علی مومی محمد حسن احمدی مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر مذہم الاحمدیہ یادگیر

نمبر ۲۲۔ ۱۳۲۸ھ میں بشر الدین احمد ولد قاری محمد عثمان صاحب مرحوم قوم سلم پیشہ تارخ ۲۵ سال تارخ بیت پیدائشی احمدی مسکن یادگیر۔ ڈاکٹرانہ پلاڈیم نعلی کلا کہ مدوہہ علائقہ میسور بقائمی ہوش دوحاس بلا جبرہ را کرہ آج تارخ ۱۸ سبتمبر ۱۹۱۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں البتہ میں کارخانہ بریلی سازی یادگیر میں ملازم ہوں جس میں مجھ کو ماہوار ۱۲۵ روپیہ مشاہرہ ملتا ہے اس کے ۱۰ حصہ کو ماہوار ادا کرنا ہوں گا اور میری پانچونہ حصہ آمد ہوگا۔ اضافہ آمد کی صورت میں ۱۰ حصہ کے تناسب سے حصہ لینا مفادہ ادا کروں گا۔ البتہ میری وصیت ہے کہ وقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی وصیت میں حق ہمدرا انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں اور یہ اختیار دیتا ہوں کہ وہ میری جائداد سے ۱۰ حصہ کی مالک رقم وصول کر سکتے ہیں۔  
گواہ شد حضرت اللہ علی محمد علی ناضل یوٹی یادگیر۔ بشر الدین احمدی ابنہ۔ طالب علم یوٹی کامیشنریہ بریلی ساہواریہ بریلی نیکوٹی یادگیر ۲۸۔ مالی تقیم یادگیر

## صدا صحابان اور سیکرٹریان امور عامہ جماعت سے بھارت توجہ فرمائیں

جماعت کے اکثر صاحب کو اس وقت اپنی ملازمتوں اور ملازمتوں کے رشتے طے کرنے اور کرنے میں سخت مشکلات پیش ہیں۔ نظارت ہذا کی طرف سے صدا صحابان سیکرٹریان اور اعلیٰ مبلغ مقامات کو بہاد توجہ دلائے اور مثال قادیان انٹار ڈکوری کے کوآف طلب کرتے ہیں۔ آئے کے باوجود ایسی کمین طوریہ اندازہ ہی نہیں نکالیا جاسکا کہ مشکلات کس قدر اہمیت کا حامل ہیں اور ان کی کس طرح ناپاویا جاسکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب تک تمام مستقل اصحاب اپنی ذمہ داریوں کا صحیح رنگ میں احساس کرتے ہوئے اس بارہ نظارت ہذا کے ساتھ کلا متفقہ قانون نہ فرمائیں اس وقت تک ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا جانا ممکن نظر نہیں آتا۔

اس لئے صدر صحابان۔ سیکرٹریان اور عامہ اور مبلغین کو اس سے اطمینان ہے کہ وہ اس بارہ میں اسباب سے کام لیں اور اپنی جماعتوں اور مصلحتات کے تمام نالی شادی انٹار ڈکوری خواہ میں اپنی باہری شادی کے خواہشمند دست بھریں نہ ہوں اور جن کی شادیاں مقامی جماعت اپنے رشتہ داروں اور اپنے ملازمین طے کر سکتی ہوں کے کوآف مرتب کر کے مرکز میں بھیجیں تا ان رشتوں کے اختتام کے لئے مرکزی طور پر مناسب قدم اٹھایا جاسکے۔  
۱۔ اس طرح اکثر سیکرٹریان اور عامہ کلا طرف سے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ کارڈز کی دیوڑھی بھی وصول نہیں ہو رہی ہیں۔ جن کے وصول نہ ہونے کی وجہ سے مرکز کو کافی جماعت کے حالات مشکلات کا علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمام منتخب شدہ سیکرٹریان اور عامہ راہ اگر کوئی دست مقامی طور پر اس عہدہ کے لئے بائنا بطور چناؤ گیا جو تو صدر صحابان باقاعدگی کے ساتھ نظارت ہذا سے متعلقہ ۴۴۔

